شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

حج ایک سراپا عشق وعبادت

جناب باری عزاسمہ کی وہ صفات جو کہ مقتضی معبودیت ہیں۔ان کا مرجع دو باتوں کی طرف ہوتا ہے۔اول مالکیت نفع وضرر، دوئم محبوبیت۔اول کو جلال سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور ثانی کو جمال سے مگر یہ تعبیر ناقص ہے۔جلال محض مالکیت ضرر پر متفرع ہوتا ہے جس طرح جمال اسباب محبوبیت میں سے ایک سبب ہے، وجوہ محبوبیت علاوہ جمال کے کمال قرب احسان بھی ہیں، سبب اول یعنی مالکیت نفع وضرر کا اقتضا معبودیت حدود عقل میں رہ کر ہونا ضروری ہے اس معبودیت میں عابد کی ذاتی غرض چونکہ باعث عبادت ہوتی ہے یعنی طمع یا خوف یا دونوں، اس لئے یہ عبادت اس قدر کامل نہ ہوگی جس قدر وہ عبادت جس میں محض ارضاء معبودیت مقصود ہو، ظاہر ہے کہ محبوب کی جو کچھ طاعت اور فرمانبرداری کی جاتی ہے اس سے محض اسکی رضا مطلوب ہوتی ہے، لہذا ضروری تھا کہ دونوں قسموں کی عبادتیں دین کامل میں ملحوظ ہوں، قسم اول پر متفرع ہونے والی عبادتوں میں اصل الاصول نماز وزکوۃ ہیں اور قسم ثانی پر متفرع ہونے والی عبادتوں میں اصل الاصول روزہ اور حج ہیں۔روزہ محبوبیت کی منزل اول اور حج منزل ثانی ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عاشق پر اولین فریضہ یہی ہے کہ اغیار سے قطع تعلق کیا جائے جو کہ روزہ میں ملحوظ کیا گیا ہے۔دن کو اگر صیام کا حکم ہے تو رات کو قیام کا۔اور آخر میں اعتکاف نے آکر رہے سہے تعلقات کا بھی خاتمہ کردیا۔ بحکم "من شهد منكم الشهر فليصمه" اور من قام رمضان ایماناً" (الحدیث) اگر استیعاب صوم رمضان کا پتہ چلتا ہے تو بحکم "احیی لیله ومن صام رمضان (الحدیث) وغیرہ استیعاب قیام رمضان کا بھی پتہ چلنا ضروری ہے۔اور چونکہ کمال صومی کے لئے محض مالوفات ثلاثہ کا جو کہ اصل الاصول ہیں، ترک مطلوب نہیں، بلکہ ان کے علاوہ معاصی اور مشتہیات نفسانیہ کا ترک بھی مقصود ہے۔"من لم يدع قول الزور" (الحدیث) اور رب صائم ليس لمن صومه الا الجوع (الحدیث) اس کے شاہد عدل ہیں جب ترک اغیار کا اثبات (جو کہ منزل عشق کی پہلی گھاٹی ہے) ہوگیا، اس کے بعد ضروری ہے کہ دوسری منزل کی طرف قدم بڑھایا جاوے۔یعنی سوچہ محبوب اور اس کے دار و دیار کی جبہ سائی کا فخر حاصل کیا جاوے۔اس لئے ایام صیام کے ختم ہوتے ہی ایام حج

کی ابتدا ہوتی ہے جن کا اختتام ایام نحر (قربانی) پر ہے کوچہ محبوب کی طرف عاشق کا سفر کرنا جس نے تمام اغیار کو ترک کر دیا ہو اور سچے عشق کا مدعی ہو، معمولی طریقہ پر نہ ہوگا، نہ اس کو سر کی خبر ہوئی نہ پیر کی، نہ بدن کے زیب وزینت کا خیال ہوگا نہ لوگوں سے جھگڑا اور لڑنے کا ذکر۔ فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج" کہاں عشق اور کہاں آپس کے جھگڑے اور لڑائیاں، کہاں قلبی اضطراب اور کہاں شہوت پرستی اور آرام طلبی، نہ سرمہ کی فکر ہوگی نہ خوشبو اور تیل کا دھیان، اس کو آبادی سے نفرت جنگل اور جنگلی جانوروں سے الفت ہونی ضروری ہے: "وحرم علیکم صید البر مادمتم حرماً" سیر وشکار جو کہ کاربیکاراں ہے، ایسے عشاق اور مضطر نفوس کے لئے بیحد نفرت کی چیز ہوگی۔ واذا حللتم فاصطادوا" اس کی تو دن رات کی سرگرمی معشوق کی یاد، اس کے نام کو جپنا، اپنے تن بدن کو بھلا دینا دوست احباب، عزیز واقارب، راحت وآرام کو ترک کر دینا، نہ خواب آنکھوں میں بھلی معلوم ہوگی نہ لذائذ طعمہ اور خوشبودار اور خوش ذائقہ اشربہ والبسہ کا شوق ہوگا۔

یداری ہواہ ثم یکتم سرہ ویخشع فی کل الامور ویخضع

وہ اسکی محبت خوش اسلوبی سے نباہتا رہتا ہے، پھر اس کے راز پر پردہ پوشی کرتا رہتا ہے اور تمام حالات میں مطیع وفرمانبردار رہتا ہے۔ جوں جوں دیار محبوب اور ایام وصال کی قربت ہوتی جائے گی اسی قدر ولولہ اور فریفتگی اور جوش جنون میں ترقی ہوتی رہے گی۔

وعدہ وصل چوں شود نزدیک آتش شوق تیز تر گردد

ان دنوں جوش جنوں ہے تیرے دیوانے کو لوگ ہر سو سے چلے آتے ہیں سمجھانے کو

خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانے کو یہ غذا دیتے ہیں جاناں ترے دیوانے کو

نوبہار است جنوں چاک گریباں مددے آتش افتاد بجاں جنبش داماں مدد ہے

قریب پہنچتے ہیں (میقات پر) تو اپنے رہے سہے میلے کچیلے کپڑوں کو پھینک دیتے ہیں، اس وادی عشق میں گریباں اور دامن سے کیا کام۔

ہم نے تو اپنا آپ گریباں کیا ہے چاک اس کو سیا سیا نہ سیا پھر کسی کو

دن اور رات محبوب کی رٹ پپیہا کی طرح لگی ہوئی ہے۔ (تلبیہ پڑھ رہے ہیں)۔

رٹت پھرے پیو پیو کنارے ہمرے پیا تو بدیس سدھارے

برہا بروگ سے تلپت جیو اب جن بول پپیہا پیو

اگر غم ہے تو محبوب کا، اگر ذکر ہے تو معشوق کا، اگر طلب ہے تو پیو کا، اگر خیال ہے تو دلبر کا ۔

عشق میں تیرے کوہ غم سر پر لیا جو ہو سو ہو — عیش و نشاط زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

کوچہ محبوب میں پہنچتے ہیں تو اس کی درودیوار کے اردگرد پوری فریفتگی کے ساتھ چکر لگاتے ہیں۔ چوکھٹ پر سر ہے تو کہیں دیواروں اور پتھروں پر لب ۔

امر علی (۱) الدیار دیار لیلی — اقبل ذالجدار و ذالجدارا

وصاحب الدیار شغفن قلبی — ولکن حب من نزل الدیار

کسی نے اگر جھوٹی سی خبر دی کہ معشوق کا جلوہ فلاح جگہ نمودار ہونے والا ہے تو بے سروپیر ہو کر دوڑتے وہاں پہنچے، نہ کانٹوں کا خیال ہے، نہ راستے کے پتھروں کی فکر ہے، نہ گڑھوں میں گرنے کا سوز ہے، نہ پہاڑوں کی سختیوں کا ڈر ہے۔ مجنون بنی عامر کا سماں بندھا ہوا ہے، بدن میں اگر جوں ڈھیروں پڑی ہیں تو کیا پرواہے، اہل عقل اور اہل زمانہ اگر پھبتیاں اڑاتے ہیں تو کیا شرم ہے ۔

جب پیت بھئی تب لاج کہاں — سنسار ہسنے تو کیا ڈر ہے

دکھ درد پڑے تو کیا چنتا — اور سکھ نہ رہے تو کیا ڈر ہے

اگر ناصح ناداں معشوق اور عشق سے روکتا ہے تو جس طرح آگ پر پانی کے چھینٹے اسکو اور بھڑکا دیتے ہیں اسی طرح آتش عشق اور بھڑک جاتی ہے، نادان ناصح کو پتھر مارتے ہوئے اپنے آپ کو قربان کر دینے کے لئے بیتاب ہو جاتے ہیں۔ ع ناصحا مت کر نصیحت دل مرا گھبرائے ہے۔

دبمھجتی یا عاذلی الملک الذی — اسخطت کل الناس فی ارضاءہ

اے ملامت گر میری جان اس بادشاہ پر قربان ہے کہ جس کے راضی رکھنے کی غرض سے میں نے تمام لوگوں کو ناخوش کر دیا ہے۔

فومن احب لاعصینک فی الھویٰ — قسما بہ و بحسنہ و بھائہ

اے ملامت گر میں محبوب کے حسن وجمال کی قسم کھاتا ہوں کہ محبت کے بارے میں ضرور تیری نافرمانی کروں گا۔ (متبنی) میرے محترم! یہ تھوڑا سا خاکہ حج اور عمرہ کا ہے اگر دل میں تڑپ اور سینہ میں درد نہ ہو تو زندگی ہیچ ہے، وہ انسان بھی نہیں جس کے دل ودماغ، روح، اعضاء رئیسہ محبوب حقیقی کے عشق اور

---

(۱) مجنوں کہتا ہے کہ میں لیلیٰ کے کوچہ پر گذرتا ہوں تو کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں اور کبھی اس دیوار کو میرے دل میں دراصل کوچہ کے درودیوار نے کوئی جگہ نہیں بنائی ہے، بلکہ اس گلی کے رہنے والی نے۔

ولولہ سے خالی ہیں، یہاں عقل کے ہوش گم ہیں، جس قدر بھی بے عقلی اور شورش ہو گی اور جس قدر بھی اضطراب اور بے چینی ہوئی اسی قدر یہاں کمال شمار کیا جائے گا۔

موسیا آداب داناں دیگر اند — سوختہ جان وروانان دیگر اند

کفر کافر رادین دیندار را — ذرۂ دردت دل عطار را

عقل وحیا کے مقید ہونے والے عشاق آرام اور راحت کے طلبگار محبین اپنی سچائی کے اثبات سے عاجز ہیں۔

عشق چوں خام است باشد بستہ ناموس و ننگ — پختہ مغزان جنون را کے حیاء زنجیر پا است

اس وادی میں قدم رکھنے والے کو سر فروشی اور ہر قسم کی قربانی کیلئے پہلے سے تیار رہنا ضروری ہے، آرام اور راحت، عزت اور جاہ کا خیال بھی اس راہ سخت ترین میں بدنام کرنے والا گناہ ہے۔

ناز پروردہ تنعم نہ برد راہ بدوست — عاشقی شیوۂ رندان بلاکش باشد

یقین می داں کہ آں نکو نام — بدست سر بریدہ می دہد جام

میرے محترم! اس وادی پر خار میں قدم رکھتے ہیں اور پھر متلی کا سر کے چکر کا، بیماری کا، ضعف کا، تکلیف کا، عزت وجاہ کا فکر ہے۔ افسوس ہے، مردانہ وار قدم بڑھائیے، اگر تکلیف سامنے ہو تو خوش قسمتی سمجھئے، اگر ستائے جائیں تو محبوب کی عنایت جانئے، پس پردہ طوطی صفت کون کرا رہا ہے، مجنون کو لیلی کے کاسہ توڑ دینے پر رقص ہوتا ہے جس سے وہ اپنے خاص تعلق کا اثبات کرتا ہے اور آپ یہاں جھجکتے ہیں: "کلا واللہ کلا واللہ اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل قول صادق امین ہے قیمۃ المرء ہمتہ"۔

بقدر الجد تکتسب المعالی — ومن رام العلی سهر اللیالی

بہ انداز محنت بلند درجات حاصل ہو سکتے ہیں جو شخص بلند درجہ کا قصد کرتا ہے وہ برابر رات کو جاگتا ہے۔

سوائے رضاء محبوب حقیقی اور کوئی دھن نہ ہونی چاہیئے۔

دنیا و آخرت را بگذار وحق طلب کن — کایں ہر دو لولیاں را من خوب می شناسم

"بجوش وبخروش وہیچ مفروش"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆